فتوحات اسلامی پر ایک اجمالی نظر

(از مولوی محمد سلیمان صدیقی اہنسلوی متعلم دار الحدیث رحمانیہ)

عرب ہند مصر اندلس شام ویلم ✦ بناؤں سے ہے ان کی معمور عالم

مہر عالم جہاں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے وطن مالوف کو خیرباد کہکر ایک اجنبی شہر کو جسے مدینہ طیبہ کے نام سے پکارا جاتا ہے اپنا ملجا و ماوا قرار دیا تو اس کے بعد ہی اسلام کی قوت و شوکت ترقی پذیر ہوتی ہے اور پیروانِ اسلام کا رعب و دبدبہ اکناف عالم پر چھا جاتا ہے حتیٰ کہ چند مقاموں پر اسلام کی شاندار فتح کا پرچم حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک ہی میں لہرانے لگتا ہے بعدہ آپ اس دار فانی سے رحلت فرما جاتے ہیں اور آپ کی جگہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتخاب عمل میں آتا ہے حضرت ابوبکر خلیفہ ہونے کے بعد ممالک اسلامی کی توسیع کی فکر میں لگ جاتے ہیں حتیٰ کہ اسلامی فتوحات قدیم بابل کے خطہ میں جہاں ایران کی حکومت تھی اور شام میں جہاں شہنشاہ مشرق کی عملداری تھی حضرت ابوبکرؓ کے وقت میں شروع ہو جاتی ہیں اور حضرت عمرؓ کے وقت میں بھی جاری رہتی ہیں چنانچہ خود حضرت عمر بیت المقدس کے فتح کے بعد وہاں آئے شام کا ملک جس میں رومیوں کی سلطنت سات سو برس سے چلی آتی تھی سات سال کے اندر مسلمانوں کے قبضۂ تصرف میں آگیا۔ حضرت عمرؓ کی فوج نے نہایت سرعت کے ساتھ عراق عرب اور ایران کو بھی فتح کر لیا۔ اخیر بادشاہ ساسانی کو تختِ سلطنت سے اتار دینے اور اس کے ملک پر جو مدت دراز سے اس پر قابض و متصرف تھا قبضہ کر لینے کیلئے دو مہینے کافی ہوئے مغرب میں بھی لشکر اسلام نے حضرت عمرو کی سرکردگی میں بڑی کامیابی حاصل کی مصر اور نوبہ دونوں فتح ہوئے۔ جس وقت حضرت عمرؓ نے ۶۴۴ء میں وفات پائی اس وقت فتوحات اسلام جس کی بنیاد کو بیس سال سے زیادہ نہ گذرے تھے بہت ہی وسیع ہو چکی تھی جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں عنان خلافت آئی تو انھوں نے بھی فتوحات کے سلسلہ کو جاری رکھا اور ان کے سپہ سالار ایران کا پورا ملک قبضہ میں کر کے قفقاز تک فوج لے گئے اور پھر ہندوستان تک جا پہنچے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ ۶۵۵ء میں تخت خلافت پر متمکن ہوئے اسوقت وہ باہمی نااتفاقیاں اور تنازع شروع ہوا جن کی وجہ سے حکومت اسلامی معرض خطر میں آگئی تھی لیکن پھر سنبھل گئی حضرت معاویہؓ ۶۶۱ء میں تخت حکومت پر جلوہ افروز ہوئے اور انھیں کے ذریعہ عنان سلطنت بنو امیہ کے دست تصرف کی زینت بنا۔ حضرت معاویہؓ نے اپنی فوج افریقہ کے شمالی حصہ میں بھیجی اور سمندر تک فتح کرنے کے بعد اُسے ایک علیحدہ ولایت قرار دیا اسی زمانہ میں بارہ سو جہازوں نے بحرِ متوسط کا دورہ کر کے کل جزائر کو فتح کر لینے کے بعد جزیرہ صقلیہ پر قبضہ کیا حضرت معاویہ نے بیس سال کی حکومت کے بعد ۶۸۰ء میں وفات پائی لیکن ان کے خاندان میں سو برس تک خلافت باقی رہی اور خلفائے بنو امیہ نے ملک گیری کا سلسلہ ہمیشہ جاری رکھا حتیٰ کہ ان کی فتوحات ایشیا میں سرحد چین تک اور یورپ میں بحر اٹلانٹک تک جا پہنچی الغرض پہلی

صدی ہجری کے آخر تک اسلام کا جھنڈا ہندوستان سے لیکر بحر اٹلانٹک تک اور قفقاز سے خلیج فارس تک اڑ رہا تھا اور منجملہ عیسوی ممالک یورپ کے ایک بہت بڑا ملک اندلس کا اسلام کی حکومت کے زیر سایہ آچکا تھا۔ ہجرت کی دوسری صدی میں مسلمانوں کی ملک گیری کسی قدر ترقی پر رہی لیکن زیادہ تر انھوں نے اپنے وقت کو اس عظیم الشان حکومت کے انتظام و انصرام میں صرف کیا اسی صدی میں اسلام کا دارالسلطنت دمشق سے اٹھکر بغداد میں چلا گیا اور خلافت بنی امیہ کی جگہ خلافت بنی عباسیہ قائم ہوگئی دوسری صدی کے اوائل ہی میں حکومت اسلام نے ایسی کافی وسعت حاصل کر لی تھی کہ پیرینیز[1] اور جبل طارق سے ہندوستان تک اور سواحل بحر متوسط سے افریقہ کے ریگستان تک پہنچ گئی تھی ایشیا کا بھی بہت بڑا حصہ عربستان کوہستانی سے ترکستان تک اور کشمیر سے ٹارس تک خلفائے اسلام کے زیر فرمان تھا ملتان فتح ہو چکا تھا اور بادشاہ کابل اور دریائے سندھ کی گھاٹی کے کل روسا اسلام کے خراج گزار تھے۔ یورپ میں اندلس کا ملک اور جزائر بحر متوسط افریقہ میں مصر اور کل شمالی حصہ قانون اسلام کے پابند تھے۔ تیسری صدی ہجری میں حکومت اسلامیہ کے اجزا کا انفکاک و انتشار اطراف بعید سے شروع ہوا۔ چنانچہ قرطبہ میں ایک علیحدہ حکومت قائم ہوگئی۔ اور دوسری طرف ایران اور ہندوستان میں اور خود بغداد کے مشرق میں بہت سی چھوٹی چھوٹی حکومتیں پیدا ہوگئیں حتیٰ کہ تھوڑے ہی مدت میں اسلامی دارالسلطنت کے اردگرد خود مختار بادشاہ جمع ہوگئے۔ طولون مصر نے اپنی آزادی خرید لی اور ایک خاندانی سلطنت کی بنا ڈالی افریقہ کا ملک بالکل مطلق العنان ہوگیا۔ اندلس میں خلفائے خود مختار کی حکومت پوری طرح سے جم گئی۔ چوتھی صدی ہجری میں مملکت اسلام کے اجزا کی علیحدگی جو مقامی خود مختار حکومتوں کے قائم ہونے سے شروع ہوئی تھی وہ اس صدی میں بھی بحالہ قائم رہی اور اسی صدی میں اسلامی دارالسلطنت بغداد سے منتقل ہو کر قاہرہ میں قائم کیا گیا۔ پانچویں صدی میں دو بہت بڑے واقعات ظہور پذیر ہوئے یعنی پہلی جنگ صلیبی اور سلجوقی ترکوں کا حکومت اسلامی میں دخل انداز ہونا۔ ان کی سرگذشت یہ ہے کہ یہ پہلے لڑائی میں قید ہو کر ترکستان آئے بعدہ بغداد میں خلیفہ کے دروازہ پر ان کا خاص پہرہ مقرر ہوا انھوں نے بتدریج قوت پکڑی حتیٰ کہ خلفا کی اصلی حکومت ان کے ہاتھ میں آگئی پہلے تو انھوں نے بغداد کے اطراف و جوانب کے ملکوں پر قبضہ کیا اور اس کے بعد قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا اور تمام شام کا ملک فتح کر لیا انھوں نے عربوں کے انصاف و رواداری کی جگہ اپنی تعصبانہ حکومت قائم کی اور مذہب عیسوی کی بالکل ممانعت کر دی اور زائرین بیت المقدس پر انواع اقسام کے ظلم کئے یورپ جو ایک مدت سے مسلمانوں کی ملک گیری کو ہیبت کی نظر سے دیکھ رہا تھا اب حرکت میں آیا کچھ تو پیٹر ہرمٹ کے وعظ اور کچھ پوپ اربن دوم کی عام دعوت نے پہلی جنگ صلیبی کی بنا ڈالی حتیٰ کہ ۱۰۹۵ء میں نصرانیوں نے فلسطین پر فوج کشی کی اور اسے فتح کر لیا۔ یہاں تک کہ گاڈفری بوئیلاں نے بیت المقدس میں ایک چند روزہ حکومت بھی قائم کر لی اسی صدی میں اسلامی خاندان سلطنت جزیرہ صقلیہ سے خارج کیا گیا اور عیسائیوں نے اندلس میں بھی کسیقدر کامیابی حاصل کی نصرانیوں نے جو کامیابی مشرق میں حاصل کی تھی اسی نے ان کی جرات و شوق جنگ کو یہاں تک بڑھا دیا کہ چھٹی صدی میں دوسری جنگ صلیبی کی ابتدا کر دی لیکن یہ جنگ اور اس کے

[1] یہ وہ پہاڑوں کا سلسلہ ہے جو فرانس اور اندلس کے بیچ میں واقع ہوا ہے۔

نا بیت کی سعی جو بیت المقدس کو مسلمانوں سے چھین لینے کیلئے ہوئے جس میں نصرانی ناکامیاب رہے مصر کے مشہور بادشاہ سلطان صلاح الدین نے فلسطین کو فتح کر لیا اور نصاریٰ کو بالکل خارج کر دیا اگرچہ اس کے بعد ہی ۱۱۸۹ء میں تیسری جنگ صلیبی ہوئی جس میں بادشاہ فرانس، بار بروسا[1] شاہ جرمن، رچرڈ شیر دل جیسے بڑے بڑے بادشاہ شریک تھے لیکن پھر بھی یہ ملک سلطان صلاح الدین ہی کے ہاتھ میں رہا۔ ساتویں صدی میں کئی صلیبی جنگیں اسلام کے خلاف ہوئیں لیکن ان سب میں یورپ کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا چوتھی صلیبی جنگ جو ۱۲۰۲ء میں واقع ہوئی مسلمانوں پر حملہ کرنے کے عوض میں صلیبیوں نے دارالسلطنت قسطنطنیہ کو لوٹا اور وہاں ایک نئی شرقی حکومت قائم کی جس کی وہی حالت ہوئی جو حکومت بیت المقدس کی اس سے قبل ہو چکی تھی اس کے بعد کی چار صلیبی جنگیں بھی بالکل ناکام رہیں ساتویں صلیبی جنگ میں سنٹ لوئی گرفتار ہو گیا اور ایک خطیر جرمانہ دینے کے بعد رہا کیا گیا۔ آٹھویں جنگ میں وہ تونس کی دیواروں کے نیچے طاعون سے مر گیا یہ اخیر جنگ صلیبی تھی اس کے بعد یورپ کو احساس ہوا کہ ابھی ان میں اسقدر قوت نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کا مقابلہ کرے چنانچہ فلسطین کو فتح کرنے کی کوئی اور کوشش نہیں کی اسلام کا پرچم برابر ان مقامات مقدسہ پہ لہراتا رہا آٹھویں صدی کی تاریخ ترکوں اور مغلوں کی باہمی لڑائیوں سے بھری پڑی ہے۔ دسویں صدی میں مسلمانوں کی حکومت کا پرچم سرزمین اندلس سے اکھیڑ دیا گیا جہاں آٹھ سو برس تک اس کے پھریرے لہراتے رہے ۱۴۹۲ء میں فرڈینانڈ دارالسلطنت غرناطہ پر قابض ہو گیا اور اس کے بعد قتل عام اور اخراج عام کا وہ سلسلہ شروع ہوا جو اس کے جانشینوں کے وقت تک جاری رہا تیس[3] لاکھ مسلمان یا تو جان سے مارے گئے یا جلاوطن کر دیے گئے اور وہ ساری اسلامی فتوحات کا عروج جس کا پرتو آٹھ سو برس سے یورپ پر جلوہ فگن تھا یکلخت فنا ہو گیا۔ مسلمانوں کے اسی انحطاط کا نقشہ حالی مرحوم نے کیا ہی خوب کھینچا ہے فقط

کوئی قرطبہ کے کھنڈر جا کے دیکھے ؛ مساجد کے محراب و در جا کے دیکھے

حجازی امیروں کے گھر جا کے دیکھے ؛ وہ اجڑا ہوا کر و فر جا کے دیکھے

اتباعِ قرآن و حدیث اور معراجِ ترقی

(از مولوی محمد ابوالخیر صاحب بزرگ پرتاب گڈھی متعلم بجماعت رابعہ)

مذہب اسلام نے دنیا میں آ کر جہاں لوگوں کے تمام نقائص و عیوب دور کر کے اخلاق حمیدہ اور عادات سلیمہ سے آراستہ و پیراستہ کیا جہاں عبد اور معبود کا رشتہ قائم کرتے ہوئے بتایا کہ حاجات اور ضروریات کو پوری کرنے والی ایک اور صرف ایک ہی ہستی ہے ساری مشکلات اور شدائد و مصائب کو رفع و دفع کرنے والا ایک ہی ہے وہاں مسلمانوں کو مذہب اسلام نے یہ بھی بتایا کہ دنیا تمہارے لئے ہے لیکن یہ اسی وقت تک ہے جب تک ہمارے قانون و قواعد کی پابندی کرو گے چنانچہ اسلام نے دو قانون پیش کئے اور صاف

---

[1] بار بروسا جرمنی اور فرانس اور انگلستان کے ہم عصر بادشاہ تھے ۱۲